۷۸۶
۹۲
هوالقادر
اَلطَّرِيْقَةُ كُلُّهٗ اَدَبٌ
مَنْ تَرَكَ الْاٰدَابَ رُدَّ عَنِ الْبَابِ
رسالہ
ازالۃ الزیغ
فی
آداب الشیخ
مرتبہ
ابوالعطاء پیر عبدالقادر شاہ ترمذی سیفی
خطیب جامع مسجد انوار مدینہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف
ناشر
مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف
حسین ٹاؤن بالمقابل راوی ریان ملز جی ٹی روڈ مریدکے
فون: 7980553-7981980

ابوالعطاء پیر عبدالقادر شاہ ترمذی سیفی

خطیب جامع مسجد انوارِ مدینہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف

مکتبہ محمدیہ سیفیّہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف

حسین ٹاؤن بالمقابل راوی ریان ملز جی ٹی روڈ، مریدکے

فون: 7980553-7981980

نام کتاب: ازالۃ الزیغ فی آداب الشیخ

مولف: ابو العطاء پیر سید عبد القادر شاہ ترمذی سیفی مد ظلہ

کمپوزنگ: الرحمن گرافکس (دربار مارکیٹ لاہور)

ناشر: محمد طارق محمدی سیفی انچارج مکتبہ محمدیہ سیفیہ

اشاعت: اول

تعداد: 1100

ہدیہ: 15 روپے

ملنے کا پتہ:
- ★ جامعہ سیفیہ منڈیکس علاقہ کجھوری آستانہ عالیہ باڑہ شریف
- ★ آستانہ عالیہ سیفیہ لکھوڈیر لاہور
- ★ مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف
- ★ ادارہ العرفان (اہلسنت الجماعت) ٹرسٹ غوثیہ چوک محمود پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور

رسالہ

ازالۃ الزیغ فی آداب الشیخ

بفیضان نظر: مجدد عصر حاضر شیخ المشائخ حضرت سیدنا
اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مبارک دامت برکاتھم العالیہ

بحسب امر: شیخ العلماء زبدۃ السلف زینۃ الخلف حضرت سیدنا
فقیر میاں محمد حنفی سیفی مبارک مدظلہ العالی

تالیف: ابو العطاء پیر سید عبد القادر شاہ ترمذی سیفی

ناشر: مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف
حسین ٹاؤن بالمقابل راوی ریان ملز جی ٹی روڈ مریدکے
فون نمبر 7980553-7891980

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَدَّبَنَا بِالْاٰدَابِ النَّبَوِیَّةِ وَهَدَانَا بِالْاَخْلَاقِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَتَمُّهَا وَاَکْمَلُهَا ط

ترجمہ :- تمام تعریفیں اُس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں آدابِ نبوی سکھائے اور ہمیں اخلاق مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت دی۔ کامل اور مکمل درود وسلام ہوں اُن پر اور ان کی آل پر۔

یہ خطبہ مبارک امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد فاروقی الکابلی ثم السرہندی قدس سرہ النورانی کے مکتوب نمبر ۲۹۲ دفتر اول حصہ پنجم کا ہے۔ جس میں ایک تو اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی گئی ہے کہ اس نے خود ہمیں آدابِ نبوی کما حق سکھائے۔ چنانچہ قرآن کریم کی متعدد آیاتِ مقدسہ خصوصاً پ (۱) البقرہ ۱۰۴، پ (۵) الفتح ۹، پ (۱۰)، التوبہ ۶۱/۶۲، پ (۲۶) الحجرات ۱ تا ۵، پ (۲۶) الاحزاب ۵۳/۳۶، پ (۱۸) النور ۶۱/۶۳، پ (۵) النسا ۶۵، پ (۹) الاعراف ۱۵۷، پ (۹) الانفال ۲۴، پ (۶) المائدہ ۱۲/۲، پ (۱۷) الحج ۳۰/۳۲ کی آیات کریمہ کا ترجمہ وتفسیر (ترجمہ کنز الایمان حاشیہ خزائن الفرقان، تفسیر ضیاء القرآن، نعیمی) قابلِ مطالعہ ہیں۔ کہ جن میں خود رب العزت نے مومنوں کو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کی تعلیم دی ہے اور بے ادبی پر شدید ترین وعید سنائی ہے۔

اور دوسری یہ کہ اُس نے ہمیں اخلاقِ مصطفوی کی ہدایت عطا فرمائی ہے۔ اخلاق مصطفوی کیا ہیں۔ اس بارے میں اُم المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فرمان مبارک یاد کیجئے کہ کسی نے ان سے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال اقدس کے بعد پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے جواب میں پوچھا کہ کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟ کَانَ خُلُقُهُ قُرْاٰنٌ یعنی قرآنی تعلیمات ہی آپ کا خلق عظیم تھیں۔

جس طرح نبی اپنی اُمت میں فیض الٰہی کا سبب وسیلہ ہوتا ہے کہ اس کے بغیر بارگاہ الٰہی سے کسی قسم کا فیض یعنی ہدایت واستقامت، رحمت وبرکت، قرب ومعرفت وغیرہ کا ملنا محال ہے

اور فیض لینے کے لئے آدابِ نبی اور صحبتِ نبی کے بھی آداب اسی قدر ضروری ہیں کہ ان کے بغیر بھی فیوضاتِ ذاتِ الٰہیہ کا حصول ناممکن ہے۔

اسی طرح شیخ طریقت (پیر و مرشد) کے آداب اور صحبت کے آداب بھی ضروری ہیں۔ کیونکہ ولی کامل پیر و مرشد نائب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے اور مشہور ہے کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی پیر اپنے مریدوں میں اس طرح ہوتا ہے جس طرح نبی اپنی امت میں۔ پس مخصوص آدابِ نبوی کے علاوہ جتنے بھی آدابِ نبی وصحبتِ نبی ہیں وہ پیر و مرشد کے لئے ضروری ولازمی ہیں۔ ان کے بغیر بھی فیضِ الٰہی، قربِ الٰہی کا دروازہ کھلنا ناممکن ومحال ہے۔

کیونکہ محبت وادب نبی فرض ہے۔ محبت وقرب خدا کے لئے اس طرح محبت وادب پیر ومرشد بھی فرض ہے کہ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نیابت میں محبت وقربِ خدا کا وسیلہ ہے۔

پس قرآن کریم کی محولہ بالا آیات بیّنات سے جس طرح آدابِ نبوی ثابت ہوئے۔ اس طرح آدابِ شیخ بھی ثابت ہوئے اور ان دلائل کے علاوہ اس بارے میں کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہتی تاہم اتمام محبت کے لئے احادیثِ مبارکہ اور اقوال وکردار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین اولیائے کرام بھی اس سلسلہ میں بے شمار وارد ہیں۔

چنانچہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد گرامی ہے کہ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ۔ یعنی مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور بہترین ادب سکھایا۔ گویا کائنات میں سب سے بڑھ کر مؤدب وباادب جو ہستی ہے وہ حضور سرورِ کائنات علیہ الف صلوٰۃ والتسلیمات ہی کی ذاتِ ستودہ صفات ہے۔ اسی لئے تمام تر فیوضاتِ الٰہیہ کا مظہر ومرکز بھی آپ ہی کی ذات بابرکات وفیوضات ہے۔

اور صوفیائے کرام کا مشہور فرمان ہے کہ اَلطَّرِیْقَۃُ کُلَّہٗ اَدَبٌ۔ یعنی طریقت تمام ادب ہی کا نام ہے۔

پس اے عزیزانِ من! اس ساری تمہید کا مقصد ومدعا یہ ہے کہ حصولِ علمِ باطن یعنی محبت وقربِ خدا حاصل کرنا واجب ہے اور یہ بغیر صحبت مرشدِ کامل (بیعت) حاصل کرنا محال ہے۔ اور بیعت ہونے کے بعد بغیر آدابِ پیر وصحبتِ پیر ناممکن ہے۔ پس جو خوش نصیب اس مقصد کے لئے کسی ولی کامل کے دستِ حق پرست پر بیعت ہیں اُن کے لئے...... آدابِ شیخ (پیر و مرشد)

اور صحبت پیر و مرشد کا ادب نامہ مرتب کیا جائے۔ تا کہ مرید، سالک، سالکہ ان کا لحاظ کر کے کماحقہ ظاہری و باطنی انوار و برکات اور فیوضات حاصل کر سکیں۔

اور دوسرا یہ کہ جو لوگ بیعت ہی کے قائل نہیں تو وہ آداب کا لحاظ کیا کریں گے۔ جو ان کو خود ساختہ کہتے ہیں۔ وہ ہمارے مخاطب ہی نہیں۔ البتہ اس مقدمہ کا مقصد یہ بھی ہے کہ ان احباب کو اگر خدا نور بصیرت دے تو ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ آداب و شرائط خود ساختہ نہیں بلکہ قرآن و حدیث، آثار و اقوال سے ثابت شدہ ہیں۔

اور سالکین و طالبین کے لئے استقامت کا باعث بنے اور وہ جانیں کہ یہ آداب و شرائط اس راہِ سلوک کی لازمی ضروریات سے ہیں۔ اب آداب شیخ (پیر و مرشد) بیان کئے جاتے ہیں۔ مکمل گوش و ہوش غور و خوض سے پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کمال ادب سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بحرمۃ رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

دعا و نگاہِ خیر کا طالب

ابو العطاء سید عبد القادر شاہ ترمذی محمدی سیفی

☆...☆...☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر و مرشد کی خدمت میں حاضری سے قبل ضروری آداب :-

جب کوئی سالک اپنے مرشد کے پاس حاضری کا ارادہ کرے تو مندرجہ ذیل آداب کا لحاظ کرے۔

۱۔ مکمل ظاہری پاکیزگی حاصل کرے یعنی وضو یا غسل کرے۔ صاف ستھرا لباس پہنے۔ (سنت کے مطابق)

۲۔ اللہ کے ولی، پیر و مرشد کی زیارت و ملاقات اور ان کی صحبت میں حاضر علماء و صلحاء کے دیدار اور فیض و برکت حاصل کرنے کی نیت کرے۔

۳۔ دورانِ سفر تمام قسم کے لغویات قولی، عملی، نظری سے مکمل اجتناب کی کوشش کرے۔

۴۔ اپنے دل کو ہر قسم کے خیالات و مقاصدِ دنیا سے بالکل خالی کر کے صرف اور صرف دیدارِ مرشد و صحبتِ مرشد سے فیضیاب ہونے کا ارادہ رکھے۔

۵۔ حسبِ توفیق مرشد کے لئے مرشد کی پسند و ضرورت کے مطابق کچھ نہ کچھ ہدیہ، تحفہ ضرور لے کر جائے۔ (کہ ملاقات کے وقت یہ سنت ہے) مثلاً لنگر کی خدمت کے لئے سامان، مرشد کے خدام کی ضروریات کی اشیاء، مرشد کے زیرِ تعمیر آستانے، مسجد و دیگر مقاصد کے لئے ساز و سامان کے علاوہ بہتر ہے کہ نقدی کی صورت میں زیادہ سے زیادہ کر خدمت کرے۔

تنبیہ : دل و دماغ کے کسی گوشے میں قطعاً اور ذرہ برابر بھی یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ مرشد مجھ سے ان چیزوں کا طالب ہے۔ بلکہ کمال عجز و انکساری سے پیش کرے۔ اور مرشد کی طرف سے رد کر دینے کا خوف رکھے اور قبول کر لینے پر دل میں مرشد کا شکریہ ادا کرے اور اپنی خوش نصیبی تصور کرے کہ میری خدمت قبول ہوئی ہے۔

۶۔ اپنے ساتھ لے کر جانے والے نئے احباب و سالکین کو بھی تمام آداب ظاہری و باطنی

کی تربیت دے کہ کہیں ان کی بے ادبی کی وجہ سے اس پر بھی عتاب نہ ہو۔ یا روحانی طور پر بے فیض نہ ہو جائے اور وہ بھی کہیں فیض سے محروم نہ ہو جائیں۔

مرشد کے آستانے پر ملاقات کے آداب :-

مندرجہ بالا آداب کے ساتھ جب مرشد کے آستانہ عالیہ پر حاضری کا شرف نصیب ہو جائے تو مندرجہ ذیل آداب کو پیش نظر رکھے۔

۱۔ اگر مرشد کے آرام کا وقت ہے۔ نہ خود جگائے نہ ہی کسی خادم کو جگانے کا کہے بلکہ بیدار ہونے کا انتظار کرے۔ مرشد کے بیدار ہونے پر اپنی آمد کی اطلاع دے اور ملاقات کی اجازت پر ملاقات کا شرف حاصل کرے۔

۲۔ اگر مرشد نماز، معمولات و وظائف یومیہ وغیرہ میں مشغول ہوں تو بھی درمیان مخل نہ ہو بلکہ انتظار کرے کہ مرشد معمولات سے فارغ ہوں تو اجازت پر ملاقات کرے۔

۳۔ اگر مرشد اپنے حجرہ خاص میں ہوں تو بھی بغیر اجازت اندر نہ جائے بلکہ خدام کے ذریعہ اپنی آمد کی اطلاع دے اور اجازت ملنے پر ملاقات کے لئے جائے۔ بلکہ اپنے ساتھ جو بھی افراد ہوں ان کی بھی اطلاع دے۔ اور جن کی اجازت ملے صرف انہی کو اندر لے کر جائے۔

۴۔ اگر مرشد محفلِ عام میں جلوہ فرما ہوں اور عام ملاقات ہو رہی ہو تو قطار میں اپنی باری کے ساتھ ملاقات کو جائے۔ لوگوں کو پھلانگ کر نہ جائے۔ ہاں اگر مرشد آگے آنے کا امر و اشارہ فرمائیں تو باادب طور پر راستہ بنا کر جائے بلکہ موجود سالکین کا کام ہے کہ جس کو مرشد آگے اپنے پاس آنے کا امر فرمائیں اس کے لئے خود بخود راستہ بنا دیں۔

۵۔ اگر محفل ذکر و نعت ہو رہی ہو تو بھی بلا اجازت ملاقات نہ کرے۔ ہاں جب ملاقات کا امر ہو تو قطار میں ملاقات کے لئے آئے۔ اور جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ اگر مرشد کسی جگہ کا امر فرمائیں تو وہاں بیٹھے۔

۶۔ ملاقات سے پہلے اپنا ہدیہ، تحفہ، یا نقدی اپنے ہاتھ میں رکھے مرشد کے سامنے جا کر نہ

نکالے۔(بلکہ گھر سے چلتے ہی الگ کرلے)

﴿۷﴾ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرے اور مرشد کے ہاتھوں کو بغیر کھینچے، دبائے بوسہ دے اور گھٹنے ٹیکنے، ماتھا ٹیکنے اور مرشد کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے گریز کرے، کھڑے ہو کر اور ادباً قدرے جھک کر ملے۔ ہو سکے تو پاؤں کا بوسہ بھی لے۔ اگر کسی صاحب کو تردد ہو تو........ ''ہاتھ، پاؤں چومنے کا ثبوت'' کتاب کا مطالعہ کرلیں۔

﴿۸﴾ اگر مرشد صرف مصافحہ ہی سے ملاقات فرمارہے ہوں تو صرف بوسے کے ساتھ مصافحہ ہی کرے خود بخود معانقہ یعنی گلے ملنے کی کوشش نہ کرے۔

﴿۹﴾ اگر سواری پر ہو تو سامنے سے مرشد پیدل یا سواری پر تشریف لارہے ہوں تو فوراً اپنی سواری سے اتر کر آگے بڑھ کر ادب سے ملے۔

﴿۱۰﴾ ایک بار آنے پر اجازت کے ساتھ ملاقات و مصافحہ کرے اور پھر اجازت لے کر جاتے وقت مصافحہ کرے (اگر ہو سکے تو خدمت بھی کرے کہ جاتے وقت کچھ پیش کرنا صدقہ ہے) اور آتے جاتے پیٹھ نہ کرے بلکہ منہ مرشد کی طرف کر کے الٹے قدم واپس ہو۔

مرشد کی صحبت کے آداب

﴿۱﴾ مرشد کے سامنے دوزانوں بیٹھنا بھی جائز و مؤدبانہ ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ چارزانوں یعنی (چوکڑی، گوٹھ) مار کر بیٹھے۔

﴿۲﴾ مرشد کے سامنے یعنی محفل میں بیٹھ کر اِدھر اُدھر، آنے جانے والوں کو دیکھنے کی بجائے مرشد کے چہرہ انور کی طرف محبت سے دیکھتا رہے اور یہ تصور رکھے کہ اس نورانی صورت سے فیض و برکت کی نورانی شعاعیں میرے اوپر آرہی ہیں۔

﴿۳﴾ مرشد کے سامنے نہ کسی سے بات کرے، نہ ہی کھانا کھائے اور نہ ہی پانی پئے۔ اگر عام اجازت ہو تو پھر حرج نہیں۔ پھر بھی بے تکلفی کا مظاہرہ نہ کرے۔

﴿۴﴾ مرشد کی طرف پیٹھ نہ کرے، نہ پاؤں پھیلائے، نہ ہی تھوکے یا ناک صاف کرے۔

حتیٰ کہ مرشد کی غیر موجودگی میں بھی جس طرف مرشد یا مرشد کا حجرہ خاص ہو پاؤں نہ پھیلائے ،تھوک نہ پھینکے۔

﴿۵﴾ مرشد کے ساتھ بغیر اجازت گفتگو نہ کرے ، اور گفتگو لمبی اور بے مقصد بھی نہ کرے۔ گفتگو کرتے وقت آواز بلند بھی نہ کرے۔ اور منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر گفتگو کرے۔

﴿۶﴾ مرشد اگر کچھ پوچھے تو حسبِ ضرورت جواب دے ورنہ خاموش رہے۔ خود بخود جواب دینے سے بچے۔ اگرچہ کسی بات کا جواب معلوم ہی کیوں نہ ہو۔

﴿۷﴾ مرشد کے ساتھ بلاضرورت شرعی ، بے تکلف سوال جواب نہ کرے۔

﴿۸﴾ مرشد کی موجودگی میں فرائض وسنن مؤکدہ کے علاوہ نفلی عبادت تلاوت ذکر وغیرہ بالکل نہ کرے۔ کسی قسم کی تقریر ، بیان یا نعت خوانی سے بھی گریز کرے۔

﴿۹﴾ مرشد کے سامنے اپنا مصلیٰ (جائے نماز) نہ بچھائے۔ اگر مرشد خود اجازت دے تو ٹھیک ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر فوراً اپنا مصلیٰ تہہ کردے اور الگ ہو کر بیٹھے۔

﴿۱۰﴾ فرض نماز باجماعت ادائیگی کے بعد باقی نماز مرشد سے پیچھے ہٹ کر ادا کرے۔ مرشد سے آگے ہو کر نہ پڑھے۔ اگرچہ جگہ تنگ ہی کیوں نہ ہو۔

﴿۱۱﴾ نوافل کی مرشد کی اجازت دے تو ادا کرے تو مرشد کے برابر بھی نہ ادا کرے۔ اور اجازت نہ ہو تو بیٹھ کر ذکر وتصور کرے۔ اور مرشد سے قبل بھی اگلی نماز شروع نہ کرے ، مثلاً اگر سنت ادا کر چکا ہے تو وتر مرشد کے شروع کرنے سے قبل نہ شروع کرے۔ مرشد کے ساتھ کھڑا ہو .... اسی طرح ہر نماز کے سنت ونفل میں۔

﴿۱۲﴾ مرشد کی جائے نماز (مصلّے) پر پاؤں نہ رکھے ، مرشد کے خاص بیٹھنے والی کرسی ، تخت ، چارپائی اور کپڑوں بستر وغیرہ پر پاؤں رکھنے اور بیٹھنے سے ہمیشہ گریز کرے۔ اسی طرح عصا ، پاپوش کا بھی احترام کرے۔

﴿۱۳﴾ مرشد کے خاص وضو خانہ میں وضو نہ کرے اور مرشد کے خاص استعمال والے برتن کو بھی استعمال نہ کرے اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے دے۔

﴿۱۴﴾ پیر کے ساتھ چلتے ہوئے پیر کے برابر یا آگے ہرگز نہ چلے بلکہ انتہائی وقار و عاجزی کے ساتھ پیچھے چلے اور پیر کے سائے پر بھی پاؤں نہ رکھے اور نہ ہی ایسی جگہ کھڑا ہو یا چلے کہ اپنا سایہ پیر پر پڑتا ہو۔

﴿۱۵﴾ پیر جب مجلس (محفل) سے اُٹھ کر چلنے لگے تو فوراً پیر کا عصا چوم کر ہاتھ میں دے اور ان کی پاپوش صاف کر کے سامنے رکھے اور پہنانے کی سعادت حاصل کرے۔

﴿۱۶﴾ پیر کے حجرہ خاص یا آستانہ عالیہ تک ساتھ چلے اور اجازت ملنے پر واپس ہو اور پیر کے حجرہ خاص یا آستانہ عالیہ (حریم خانہ) میں تاکنے جھانکنے کی کوشش نہ کرے۔

﴿۱۷﴾ پیر کے سامنے کسی کی شکایت نہ کرے۔ نہ ہی کسی پر اعتراض کرے۔ کسی کی اصلاح مقصود ہو تو اصلاحی انداز میں عرض کرے۔

﴿۱۸﴾ پیر جب کسی سے گفتگو یا بیان فرما رہے ہوں تو مکمل توجہ سے سنے اور اسے اپنے متعلق اصلاحی کلمات تصور کرے۔ اگر اس وقت محفل میں داخل ہوا ہے تو فوراً بیٹھ جائے۔ سلام و مصافحہ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی کو بیعت کر رہے ہوں تو بھی سلام و مصافحہ نہ کرے۔

﴿۱۹﴾ پیر جس خدمت و کام دینی و دنیاوی پر مامور فرمائیں اسے اپنی تمام کوشش کے ساتھ بطریق احسن سرانجام دے۔ کسی قسم کی کوتاہی ہرگز نہ کرے اور اپنی خوش بختی سمجھے کہ مرشد نے اس قابل جانا ہے۔

﴿۲۰﴾ پیر (جو کامل طور پر ظاہری و باطنی متبع شریعت و طریقت ہو) سے اگر کبھی کوئی خطا یا لغزش واقع ہو جائے تو اس پر اعتراض نہ کرے۔ بلکہ فی حتی الوسع اچھی تاویل کرے۔ اس وجہ سے پیر سے برگشتہ نہ ہو۔

﴿۲۱﴾ اگر پیر کا کوئی کلام یا کام سمجھ میں نہیں آیا تو بھی اعتراض نہ کرے اور نہ ہی دریافت کرے۔ بلکہ دل میں بھی تصور نہ کرے۔ اور اگر زیادہ تردُد ہو تو معذرت و اَدب کے ساتھ عرض کرے۔ پیر کی وضاحت کے بعد پھر بھی سمجھ نہ آئے تو اپنی کوتاہی تصور کرے اور معافی مانگے اور زاغت وقساوت قلب سے بچے۔ یاد رہے کہ ایسے امور کچھ وقت

کے بعد پیر خود بھی سمجھا دیتے ہیں اور راسخ العقیدت سالک کو خود بخود بھی سمجھ آ جاتے ہیں۔ اور ایسے امور و واقعات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام کے واقعات کو مدنظر رکھے۔ جو کہ پارہ نمبر (۱۵، ۱۶) سورۂ کہف میں ہیں۔

۲۲ جہاں کہیں پیر کے مخالف لوگ پیر کی مخالفت یا بے ادبی کر رہے ہوں تو انہیں فی حتی الوسع پیار و وقار سے سمجھائے اور روکے۔ اگر نہ باز آئیں تو فتنہ و فساد کی بجائے وہاں سے الگ ہو جائے۔

۲۳ اپنے پیر پر کسی قسم کا عیب نہ لگائے۔ اور نہ ہی کسی قول و فعل میں عیب جوئی کرے۔

۲۴ اپنے پیر سے خوارق و کرامات کا طالب ہرگز نہ ہو بلکہ دل میں وسوسے یعنی خیال کے طور پر بھی یہ طلب نہ ہو۔

۲۵ تمام امور شریعت و طریقت میں ظاہری و باطنی طور پر اپنے پیر کی اقتدا کرے۔ کیا کھانے پینے میں کیا سونے جاگنے میں، کیا لباس و عادات میں الفرض ہر نیک کام میں اور نماز کو بھی اپنے پیر کی طرح ادا کرے اور فقہ کے تمام مسائل میں پیر ہی کی مطابقت کرے۔

۲۶ مراقبہ یا خواب میں کوئی واقعہ ظاہر ہو تو وہ پیر کی خدمت میں حسبِ موقع عرض کرے اور اپنے ذہن میں اگر کوئی تعبیر ہو تو پیر کے تعبیر بیان کرنے سے قبل عرض کر دے کہ مجھے یہ تعبیر معلوم ہوئی ہے پھر جو تعبیر پیر بتائے حق اسی کو جانے اپنے کشف و تعبیر پر ہرگز اعتماد نہ کرے۔

۲۷ ظاہری و باطنی طور پر اگر فتوحات و کشائش حاصل ہو تو اسے پیر ہی کا فیض و توسل جانے یعنی اگر دینی یا دنیاوی نعمتوں کی فراوانی ہو تو پیر ہی کی برکت سے ہے۔ اور اگر کسی دوسرے سے کوئی روحانی فیض ملا ہے تو وہ بھی پیر ہی کا فیض و وسیلہ سمجھے۔

۲۸ بلا اجازت و اشد ضرورت پیر سے جدا نہ ہو۔ نہ محفل سے اٹھے نہ ہی پیر کے غیر کو اختیار کرے۔ ظاہری و باطنی مکمل طور پر پیر کی طرف متوجہ رہے۔

۲۹﴿ کبھی کبھی پیر کی زیارت کے ئے آتا رہے بلکہ قریب ہونے کی صورت میں ہفتہ وار، قدرے دور ہونے پر ہر ماہ اور مزید دور ہونے پر کم از کم سالانہ حاضری ضرور کرے۔ اور کہیں باہر کے سفر سے آئے مثلاً حج وعمرہ یا دیگر سفر سے تو سب سے پہلے مرشد کے دیدار کے لئے آئے۔

۳۰﴿ بغیر ضرورت پیر سے بلند جگہ پر نہ بیٹھے، نہ کھڑا ہو۔ نہ کبھی اپنے پاؤں یا جوتے بلند کرے یا جھاڑے۔

۳۱﴿ کسی کا سلام پیر تک پہنچانے کی ذمہ داری نہ لے۔ اور نہ ہی خود کسی کے ذریعہ پیر تک زبانی سلام بھیجے۔ ہاں اگر ایسا کرنا چاہے تو سلام کے ساتھ کچھ نہ کچھ ہدیہ ارسال کرے اور سلام و ہدیہ لے کر آنے والا پہلے اپنا سلام و ہدیہ پیش کرے اور پھر دوسرے کا جس نے سلام ارسال کیا ہے نام لے کر پیش کرے۔

۳۲﴿ پیر کو کسی تک سلام پہنچانے کی ذمہ داری نہ سونپے۔ کہ یہ حکم ہے اور اس کے علاوہ وہ بھی کسی بارے میں حکمیہ لہجے میں بات نہ کرے بلکہ مصروضانہ و عاجزانہ انداز میں گفتگو کرے۔

۳۳﴿ اللہ جل جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب وحقوق بندگی و غلامی کے بعد سب سے زیادہ آداب وحقوق پیر و مرشد کے جانے اور ان کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرے۔

۳۴﴿ مرید کا اپنے پیر کے بارے میں یہ عقیدہ و یقین ہونا چاہئے کہ میرے ظاہری و باطنی تمام مقاصد و مطالب خیر پیر کے دستِ حق پرست پر ہی حاصل ہوں گے۔ اور بغیر اجازت پیر کسی دوسری طرف توجہ کرے گا تو اپنے شیخ (پیر) سے محروم ہو جائے گا اور فیض و برکت کا دروازہ اس پر بند ہو جائے گا۔

۳۵﴿ شیخ سے مکر و فریب، جھوٹ، دھوکہ بازی الغرض تمام رذائل سے مکمل اجتناب کرے اور جن امور و باتوں کو شیخ ناپسند کرتے ہوں ان کو ناپسند جانے اور پرہیز کرے۔

﴿۳۶﴾ بیعت ہونے کے بعد پیر جن اذکار و اشغال کی تلقین کریں ہر وقت اپنے آپ کو ان میں مشغول و مصروف رکھے۔ اور جن اذکار و وظائف سے روکیں ان کو کسی وسوسے کے بغیر ترک کر دے۔ اور کسی وسوسہ وفتنہ ڈالنے والے کی طرف ہرگز دھیان نہ دے اگرچہ وہ خیر ہی کیوں نہ ہو۔

﴿۳۷﴾ شیخ (پیر) جن اسرار و رموز کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہوں مرید بھی ان کو پوشیدہ رکھے۔ اور جن کا اظہار مقصود ہو۔ ان کو خوب احسن طور پر ظاہر کرے۔

﴿۳۸﴾ پیر کے ساتھ گفتگو کرنے، کچھ عرض کرنے کے وقت کو پہچانے۔ لہٰذا پیر کے ساتھ گفتگو کرتے وقت خشوع و خضوع کو مدِ نظر رکھتے ہوئے صرف کیفیت بسط یعنی (خوشگوار طبیعت) میں بات کرے اور صرف بامقصد گفتگو کرے۔ ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے۔ اور بعد میں شیخ کے جواب کی طرف مکمل توجہ و غور کرے۔ ورنہ کامیابی سے محروم ہو جائے گا۔ جو شیخ سے محروم ہو جائے کامیابی دوسری دفعہ اس کی طرف کم ہی لوٹتی ہے۔

﴿۳۹﴾ پیر کے منظورِ نظر اور قربِ خاص والے تمام خلفاء و احباب کا بھی ادب و احترام اور حکم کی تعمیل ضروری سمجھے۔ تاکہ قربِ پیر نصیب ہو۔

﴿۴۰﴾ اپنے مرشد کو کبھی بھی دعا کا نہ کہے بلکہ مرشد کو خوش کرے تاکہ وہ خود دعا دیں۔ دینی و دنیاوی ہر قسم کی خدمت کر کے دعا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

بفضلہ تعالیٰ یہ مختصر سے آداب جو کہ مرشد کے ساتھ ملاقات، محفل، گفتگو، سفر، طعام وغیرہ کے متعلق ہیں بیان کر دیئے ہیں۔ ''الطریقۃ کلہ ادب'' یعنی ''طریقت سب ادب ہی کا نام ہے'' کے مصداق اس راہِ سلوک کے مکمل آداب تو صحبتِ مرشد اور صحبتِ خلفاء (یعنی جو حضرات قبل از بیعت وفیض یافتہ ہیں) سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

اس لئے مبتدی (نئے) سالک مرید کو چاہئے کہ وہ اپنے سے بزرگ سالکین وخلفاء سے تربیت حاصل کرے اور خلفاء کرام کا بھی یہ حق ہے کہ وہ متبدی سالکین کی ہر طرح سے تربیت کریں۔ جب کسی نئے سالک کی تربیت کی جائے تو وہ کبیدہ خاطر نہ ہو بلکہ اس پر عمل کرے اور اپنی خوش بختی سمجھے کہ بے ادبی وسزا سے قبل اَدب مل گیا ہے۔

اور پیر کے آستانہ عالیہ پر تمام منتظمین کی ہدایت پر عمل کرے اپنی مرضی ہرگز نہ کرے۔ اس کے علاوہ پیر کو اپنے گھر دعوت پر بلانے کے آداب یا پیر از خود کرم نوازی فرما کر گھر تشریف لائیں تو اس کے آداب پیر ومرشد کے عزیز واقارب کے آدام، آستانہ عالیہ پر قیام کے آداب پیر کی خدمت یعنی کھانا پیش کرنے، وضو کروانے، پیر کے آداب وغیرہ بھی صحبت وتربیت سے ہی آتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں کمالِ ادب سے بہرہ مند فرمائے اور اس راہ کی ہر بے ادبی سے محفوظ ومامون فرمائے۔

آمین یارب العلمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆...☆...☆

اسی لئے مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں فرمایا۔

بے ادب خود را تنہا داشت بد
بلکہ آتشِ درہمہ آفاق زد

اَز ادب پرنور گشت است ایں فلک
اَز ادب معصوم و پاک آمد ملک.

اَز خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے اَدب مرحوم ماند اَز فضلِ رب

تتمّہ

مندرجہ بالا مختصر آداب وشرائط اور حقوق پیر بذمہ سالک ومرید تحریر کرنے کے بعد اس بات کی کمی محسوس ہوئی کہ جس طرح علم باطن یعنی بیعت ہوکر سلوک کی منازل طے کرنا مردوں کے لئے واجب ہے۔ اور بغیر آداب وصحبت کے حصول ناممکن ومحال ہے بالکل اسی طرح عورتوں کے لئے بھی علم باطن یعنی بیعت ہوکر سلوک کی منازل طے کرنا واجب ہے۔ اور اس کے لئے انہیں اپنے خاوند، والد یا کسی سرپرست سے اجازت لینے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ (اور نہ ہی خاوند، باپ، سرپرست وغیرہ منع کرسکتا ہے۔ بحوالہ کتاب احکام شریعت صفحہ نمبر ۱۸۲ اور دیگر کتب فقہ)۔ اور مردوں کی طرح انہیں بھی آداب وصحبت کی اشد ضرورت ہے۔ مگر ان کے لئے مطلوبہ آداب وشرائط آج تک بیان نہیں ہوئے۔ تو ذاکرہ، سالکہ خواتین قابلِ صد تحسین کے لئے بھی مذکورہ بالا آداب وشرائط کا لحاظ ضروری ہے۔ یعنی جن جن آداب کو ملحوظ خاطر رکھنے کے مواقع پیش آئیں انہیں کو اپنا لیں اور اس کے علاوہ ان آداب میں جہاں جہاں مرد حضرات وسالکین کے آداب کا بیان ہے وہاں وہاں ذاکرہ سالک خواتین اپنے آپ کو سمجھ لیں اور جس جگہ پیر کا ذکر ہے۔ اگر خوش نصیبی سے پیر اپنے دیدار ومحفل میں توجہ سے نوازیں اور تشریف لائیں تو ان آداب کا لحاظ کریں۔ اور اگر خواتین اپنے محرموں کے ساتھ یا پیر اپنی والدہ، اہلیہ، بیٹیوں کی موجودگی میں بلاواسطہ توجہ ودیدار اور محفل کی ہم نشینی سے فیضیاب فرمائیں تو بھی مذکورہ بالا آداب سے حاضری دیں اور فیض وتوجہ حاصل کریں۔

اور پیر کے علاوہ جن مقامات پر پیر کا ذکر ہے وہاں پیر کی والدہ، اہلیہ، بیٹیوں اور دیگر عزیز رشتہ دار عورتوں اور خلفاء (توجہ کرنے والی بااجازت خواتین) کو تصور کرے اور ان کے ساتھ ان آداب کا خیال کرے تو ظاہری وباطنی فیوضات وبرکات سے فیض یاب ہوں گی۔

ان کے علاوہ چند ایک ضروری اور خصوصی آداب برائے سالکہ ذاکرہ خواتین بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ خواتین پیر کے پاس آتے ہوئے اپنے ساتھ کسی محرم کو ضرور لے کر آئیں۔ مثلاً شوہر، بیٹا، بھائی، والد وغیرہ۔ یا کم از کم دو تین خواتین ہی ہوں۔

۲۔ خواتین پیر کی محفل میں جاتے ہوئے کسی قسم کا غیر شرعی بناؤ سنگھار نہ کریں۔ کہ ویسے عام حالات میں بھی اجازت نہیں ہے۔ اور شرعی بناؤ سنگھار بھی صرف خاوند کے لئے جائز ہے۔ لہٰذا محفل میں انتہائی سادہ، عاجزانہ لباس اور مکمل پردہ کے ساتھ آئیں۔

۳۔ پیر کو سلام کرتے وقت ثواب و فیض حاصل کرنے کی نیت کریں۔ اور پیر کے جسم پر ہاتھ نہ لگائیں۔ ایسا کرنا قطعاً حرام و ممنوع ہے۔

۴۔ اپنے چھوٹے بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔ کہ محفل میں بے توجہی ہوتی ہے اور فیض سے محرومی ہوتی ہے۔ اگر لائیں بھی تو اپنے پاس حفاظت سے رکھیں ادھر ادھر بھاگ دوڑ سے بچائیں۔ اور خاص کر جن کو پیر نے ذکر و توجہ کے لئے مقرر کیا ہو۔

۵۔ اپنے پیر کی والدہ، اہلیہ، بیٹیوں اور جملہ عزیز رشتہ دار عورتوں کا ادب و احترام کو ضروری سمجھے کہ پیر کا فیض و روحانیت مجھے ان سے ہی ملے گی۔

۶۔ محفل میں پیر جو درس، نصیحت و عظ کریں انہیں غور سے سنیں اور ان پر عمل کریں تاکہ زندگی پابندگی تابندگی حاصل ہو۔ اسی طرح مرشد کی مقرر کردہ خلفا خواتین کا درس بھی بغور سنیں کہ بے توجہی و بے عملی سے محرومی ہوگی۔ جو کہ بہت نقصان والی بات ہے۔

۷۔ محفل میں آتے وقت اور جاتے وقت بھی راستہ کے ایک طرف ہو کر باپردہ چلیں اور آپس میں ہنسی مذاق و بے تکلف گفتگو سے بچیں۔

۸۔ خواتین کی محفل جہاں بھی ہو رہی ہیں ان کی سرپرست خلیفہ (توجہ و ذکر والی باجازت خاتون) کو چاہئے کہ خود محفل میں درس فقیہ دے اور بالخصوص وہ مسائل جو عورتوں کے متعلق خاص و ضروری ہیں اور جن کا مردوں سے سیکھنا

قدرے دشوار ہے۔

اگر خود نہیں دے سکتی تو کوئی ایسی معلمہ یا پڑھی ہوئی خاتون ہو جو کتب فقہیہ مثلاً جنتی زیور، بہشتی زیور، جنتی عورت، مکمل اسلام وغیرہ سے پڑھ کر درس سنائے کہ یہ بہت ضروری ہے اور یہ بہت فائدہ مند و پراثر ہے۔ اور اگر کوئی مسئلہ سمجھ نہ آئے تو لکھ کر اپنے سلسلہ عالیہ کے علمائے کرام سے اپنے خاوند، بیٹوں وغیرہ کے ذریعہ دریافت کر سکتی ہیں۔ یہی صحابیات رضی اللہ عنھن کا طریقہ تھا۔

۹۔ نہ ہی سالک مرد (مرید) اور نہ ہی سالکہ، ذاکرہ عورت اپنے پیر کے گھریلو ذاتی معاملات میں مداخلت کرے اور جاننے کی کوشش کرے اور نہ ہی عورتیں پیر کے گھریلو حالات اپنے مردوں سے بیان کریں۔

۱۰۔ سالک مردان آداب کے علاوہ دیگر آداب اپنی سالک خواتین کو سکھائیں اور سالکہ خواتین بھی اس طرح یہ آداب اپنے مردوں و دیگر سالکہ خواتین کو سکھائیں۔

یہ مختصر سے آداب و ضوابط ہیں اس راہ سلوک کے کہ جس کے ذریعہ قرب خدا و طریقہ مصطفےٰ علیہ الف تحیۃ و الثناء کی اعلیٰ منازل تک رسائی نصیب ہوتی ہے اور ان کے علاوہ جتنے بھی آداب اس راہ سلوک میں درکار ہیں ان کو بجا لائے۔ یعنی جو کتب تصوف و آداب میں مذکور یا کسی اہل ادب و صحبت سے معلوم ہوں یا سالک / سالکہ کو خود معلوم ہوں کہ جن آداب (بمطابق شریعت) سے اس کا شیخ (پیر و مرشد) خوش ہوتا ہے۔ تو انہیں بجالانا ضروری ہے۔

با ادب با نصیب ہے بے ادب بے نصیب

اور

خاک شو خاک تا بروید گل

کہ بجز خاک نیست مظہر گل

ترجمہ :- خاک ہو خاک۔ تاکہ پھول اُگ سکیں۔ کیونکہ خاک کے بغیر پھولوں کا اُگنا محال ہے۔

آداب کسی کتاب سے نہیں بلکہ نگاہ فیضیاب سے آتے ہیں۔ تاہم مریدوں، سالکوں (مردوخواتین) کی تربیت کے لئے مشائخ کرام اولیائے عظام نے کتب تصوف میں ان آداب کو بیان کیا ہے۔

پس آداب کے اس گلدستہ کو جن کتب سے چن کر تیار کیا گیا ہے ان کے حوالہ جات بمعہ صفحہ نمبر اور نام مصنف کے پیش خدمت ہیں۔

گرامی قدر قارئین سے التماس ہے کہ وہ اصل کتب سے ضرور استفادہ حاصل کریں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہوسکیں۔

☆....☆....☆

عطائے مرشد گرامی قدر

اُس نے روشن کئے میرے بخت سیاہ
اُس کے سائے میں مجھ کو ملی ہے پناہ

میرے مولا نہ بدلے یہ پیار کی نگاہ
چاہے سارا زمانہ بدلتا رہے

حوالہ جات

۱۔ مکتوبات امام ربانی مصنف حضرت سیدنا شیخ احمد فاروقی الکابلی ثم السرہندی مجدد الف ثانی قدس السرہ النورانی ترجمہ از حضرت علامہ محمد سعید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ۔
مکتوب نمبر ۲۹۲ صفحہ ۸۳۹۔ دفتر اول حصہ پنجم، مکتوب نمبر ۱۳۹، صفحہ نمبر ۳۵۷۔
مکتوب نمبر ۱۴۲، صفحہ نمبر ۳۵۹۔ جلد اول حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷ صفحہ نمبر ۱۲۹۳ دفتر سوم حصہ ہشتم۔
مکتوب نمبر ۸۵ صفحہ نمبر ۱۴۹۸۔ دفتر سوم حصہ دوم۔

۲۔ غنیۃ الطالبین مصنف حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔
ترجمہ از حضرت علامہ شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
باب نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۰۲۔ باب نمبر ۲۴ صفحہ نمبر ۶۱۰ / ۶۲۱ / ۶۱۶۔

۳۔ ابریز۔ ملفوضات عالیہ حضرت سید عبدالعزیز دباغ مغربی رحمۃ اللہ علیہ۔ مصنف حضرت العلامہ احمد بن مبارک سلجماسی رحمۃ اللہ علیہ۔ ترجمہ از ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب۔
باب نمبر ۵ صفحہ نمبر ۶۱۱۔ صفحہ ۵۷۳، باب نمبر ۶ صفحہ نمبر ۶۱۴ صفحہ نمبر ۶۲۴۔

۴۔ عمدۃ السلوک مصنف حضرت علامہ سید زوار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
باب آداب شیخ صفحہ نمبر ۵۸۔

۵۔ درالمعارف (فیض نقشبند) ملفوضات عالیہ حضرت سیدنا شاہ غلام علی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مصنف حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجدی علیہ الرحمہ۔
ترجمہ از حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر مجددی شاہجانپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ نمبر ۱۰۹ / ۱۷۰۔

۶۔ انفاس العارفین مصنف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ از علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی۔ صفحہ نمبر ۱۷۸۔

۷۔ ارشاد الطالبین مصنف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی مظہری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ نمبر ۲۷۔

۸۔ رسالہ شرائط المرشد والمرید مصنف شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مفتی ظہور احمد جلالی۔

۹۔ کشف المحجوب مصنف حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن عثمان الہجویری رحمۃ اللہ علیہ۔ ترجمہ از علامہ مفتی حکیم غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ۔ صفحہ ۴۴۳۔ باب آداب صحبت کے بیان میں۔

۱۰۔ عوارف المعارف مصنف حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ از حضرت علامہ شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

باب نمبر ۳۱۔ صفحہ ۴۲۸، باب نمبر ۱۸۔ صفحہ نمبر ۲۸۵، باب نمبر ۵۱۔ صفحہ ۵۶۰۔

۱۱۔ رسالہ آداب شیخ مع منظوم سلاسل طریقت۔

مرتبہ حضرت علامہ شہزاد مجددی سیفی زید مجدہ۔

۱۲۔ تذکرہ وارشادات وملفوظات حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ نافع السالکین۔ ترجمہ از صاحبزادہ محمد حسین للہی۔

صفحہ نمبر ۱۴۴، ۱۵۷، ۲۴۷، ۲۵۹، ۲۶۹۔

۱۳۔ انوارِ قدسیہ۔ مصنف حضرت العلامہ سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۴۔ کیمیائے سعادت مصنف حضرت العلامہ امام محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ محمد سعید الرحمٰن علوی۔ صفحہ نمبر ۳۴۸/۴۲۴

☆...☆...☆

جیسا کہ فقیر نے قبل ازیں بھی عرض کیا ہے کہ آداب کتابیں نہیں سکھاتی بلکہ صرف بتاتی ہیں۔ اور وہ کامل نگاہیں ہی ہیں جو آداب سکھاتی ہیں۔ اس لئے کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ مندرجہ بالا کتب تصوف و دیگر میں جو آداب مذکور ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے آداب و شرائط غیر شرعی یا غیر ضروری ہیں۔

بلکہ ہر وہ طریقہ وعمل اور شرط وادب جو مرشدِ کامل کو خوش کرے۔ وہ اختیار کرنا، اس کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

کیا قرآن کریم میں واضح طور پر جو آدابِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات بیان ہوئے ہیں ان کے علاوہ صحابہ وصحابیات کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کتنے ایسے آداب وشرائط

اختیار نہیں کئے ۔ جو نہ تو وضاحت کے ساتھ قرآن کریم میں ہیں اور نہ ہی نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ والتسلیم نے انہیں ایسا کرنے کو فرمایا تھا۔

مثلاً :-

☆ وضو کا پانی نیچے نہ گرنے دینا اپنے ہاتھوں پر لے کر جسم پر مل لینا۔

☆ حجامت کے بال نیچے نہ گرنے دینا اور تبرکا اپنے پاس رکھنا۔

☆ لعاب دہن شریف کا اپنے ہاتھوں پر لینا اور چہروں پر ملنا۔

☆ آپ کے پسینہ اقدس کو جمع کر کے بطورِ عطر استعمال کرنا..... ایسے ہی بے شمار واقعات آداب ہیں ۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ :

نہ کتابوں سے نہ کالج کے ہے در سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اور الدین کلہ ادب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ گویا ادب آتا ہی نگاہ سے ہے۔

☆...☆...☆

نگاہ..........کیا ہے...........؟...........

نگاہ..........کرتی ہے........چاہ، نگاہ.........کرتی ہے........واہ

نگاہ..........بڑھاتی ہے........باہ، نگاہ.........کرتی ہے........گمراہ

نگاہ..........کرواتی ہے........گناہ، نگاہ.........کرتی ہے........تباہ

نگاہ..........کرواتی ہے........آہ، نگاہ.........ہوتی ہے........لاپرواہ

نگاہ..........ہوتی ہے........بے پرواہ، نگاہ.........ہوتی ہے........براہ

نگاہ..........دیتی ہے........جاہ، نگاہ.........کے نیچے ہے........پناہ

نگاہ..........بتاتی ہے........حق کی راہ، نگاہ.........بناتی ہے........حق آگاہ

نگاہ..........سے ملے اگر........نگاہ، نگاہ.........سے بدلتی ہے........نگاہ

....

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی — بدلی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے — جو بات مردِ قلندر کی نگاہ میں ہے

آئیے سوچیں! ہماری........نگاہ.........کیسی ہے.......؟

اور ہمارے اوپر ہے جو.........نگاہ.........کیسی ہے.......؟

پہلی منزل ادب عشق دی بناں ادب مراد نہ پاوے

بے ادباں دی بستی اندر کدی ٹھنڈی وا نہ آوے

ادب توں ودھ عبادت کہڑی جہڑی رب تیکر پہنچاوے

اعظم اوہدے بخت سولے جہنوں ایہہ دولت مل جاوے

مکتبہ محمدیہ سیفیہ کی دیگر مطبوعات

- ☆ ھدایۃ السالکین
- ☆ لطائف کے بارے میں عملی تحقیق
- ☆ معمولاتِ سیفیہ
- ☆ وجد کی اقسام
- ☆ سونا یا کھونا
- ☆ تشہد میں انگلی اٹھانے کا مسئلہ
- ☆ ولی اللہ کی پرواز
- ☆ اثباتِ علم غیب
- ☆ انوارِ سیفیہ
- ☆ ختم شریف کا ثبوت
- ☆ فرضیتِ علم باطن
- ☆ جز الاسبال (شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کا مسئلہ)
- ☆ فضائل عمامہ
- ☆ مسائل عمامہ
- ☆ آدابِ شیخ
- ☆ کیا دوسرے پیر کی بیعت جائز ہے؟
- ☆ اقسامِ وجد (سوال وجواب)
- ☆ عدم سایہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ☆ نوافل کی جماعت
- ☆ عرفانِ ذات
- ☆ ماہنامہ السیف الصارم
- ☆ فضیلتِ ذکر

مکتبہ محمدیہ سیفیہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف

حسین ٹاؤن بالمقابل راوی ریان نزد جی ٹی روڈ، مرید کے

فون: 7980553-7981980